کی بعض شخصیتوں کے احوال اور کارنامے درج کرکے یہ دکھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہی وہ ہستیاں ہیں جنکی اعلیٰ سیرت، بلند اخلاق اور معرکہ آرائیوں نے اہل دنیا کے دلوں پر اسلام کا سکہ جمایا۔ کتاب کے اس حصہ میں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سلطان صلاح الدین ایوبی اور مصطفےٰ کمال ایک صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ یہ اسی پراگندہ خیالی کا مظاہرہ ہے جس میں آج کل عام طور پر مسلمان مبتلا ہیں۔ دونوں حصوں میں جو واقعات بیان کیے گئے ہیں ان میں سے کم ہی ایسے ہیں جو اسلام کی اصل روح وجوہر کا اظہار کرتے ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کی ترتیب میں وقت کی مانگ کا زیادہ لحاظ کیا گیا ہے۔ اور اسے معنون کیا گیا ہے مسٹر جناح، سر سکندر حیات خاں اور مسٹر فضل الحق جیسے بزرگ اور ثقہ مسلمانوں کے نام۔

ناموران اسلام تالیف محمد حسین حسّان صاحب جامعی۔ قیمت مجلد عہ۔ مکتبۂ جامعہ دہلی۔

اس کتاب کا نام غلطی سے "ناموران اسلام" رکھ دیا گیا ہے۔ دراصل یہ نامور مسلمانوں کا تذکرہ ہے اور "مسلم نیشنلزم" کی ضروریات کے لیے لکھا گیا ہے۔

سید جمال الدین افغانی نے پچھلی صدی میں "مسلم نیشنلزم" کی تحریک اٹھائی تھی۔ جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی وہاں تو یہ تحریک بہت جلدی مقامی وطنی نیشنلزم میں تحلیل ہوگئی مگر ہندوستان کے مخصوص حالات کی وجہ سے یہاں اس نے گہری جڑیں پکڑ لیں۔ اسی زمانہ میں سر سید احمد خاں نے بھی اپنی تعلیمی و سیاسی تحریک کی بنیاد اسی "مسلم نیشنلزم" پر رکھی۔ اس وقت سے آج تک ہندی مسلمانوں کی ساری علمی، تہذیبی اور سیاسی زندگی اسی محور پر گھوم رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ نظام فکر جہاں بھی قائم ہوگا اسکی فطری برائیاں ساتھ ساتھ ظہور میں آئینگی۔ انہیں برائیوں میں سے ایک ہیرو ورشپ بھی ہے، بلکہ دراصل قومی رہنماؤں اور لیڈروں کی پرستش قوم پرستی کی جان ہے۔ اول اول یہ بدعت مولانا شبلی مرحوم نے نکالی۔ ناموران اسلام کا سلسلہ سب سے پہلے انہوں نے ہی شروع کیا تھا جس میں عمر فاروق، مامون